ہر عمر کے شیدائیانِ حق، اپنی زندگی کے بہترین لمحوں اور برسوں کو تحریک کے لیے تج دیتے ہیں اور اس طرح حق شناسی سے حق بیانی کا سفر کرتے ہوئے خالقِ حقیقی کے حضور پیش ہوجاتے ہیں۔

زیرِنظر کتاب ایسے ہی متلاشیانِ حق اور پھر علَم بردارانِ حق کی زندگیوں کے مختصر مگر دل چسپ، سبق آموز اور جذبہ انگیز تذکرے پر مشتمل ہے، جس کو تعلیمی انتظامیات کے ایک اعلیٰ آفیسر جناب مہر محمد بخش نول نے ترتیب دیا ہے۔ تقریباً ایک سو افراد کی ایک کہکشاں میں مولانا مودودیؒ سے لے کر بنگلہ دیش میں تختۂ دار کو چومنے والے جاں نثاروں کا تذکرہ ہے۔ (ان میں سے چند افراد ایسے بھی ہیں جو بقیدِ حیات ہیں)۔ اس تذکرے میں ایمان کی چاشنی اور قافلۂ حق کی خوشبو موجود ہے۔ اہم تر بات یہ ہے کہ بہت سے ایسے رفقا کا تذکرہ ہے جو عام طور پر معروف و مشہور لوگوں میں شمار نہیں ہوتے، لیکن ان کی زندگیوں کے تذکرے کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ اس قافلے کی روشنی کو دوچند کرنے میں ان پروانوں نے کس لگن سے ایثار اور عزم و ہمت سے کام لیا۔ (سلیم منصور خالد)

مریخ سے ایک پیغام، تسنیم جعفری۔ ناشر: اُردو سائنس بورڈ، ۲۹۹-اپر مال، لاہور۔ صفحات: ۲۱۲۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔ فون: ۰۴۲-۹۹۲۳۸۰۸۷

کہانی میں دل چسپی انسانی فطرت کا خاصا ہے، خصوصاً بچپن اور کہانی کا تو چولی دامن کا ساتھ ہے۔ کہنے کو تو کہانی نویسی کی روایت اب بھی ہمارے ادب کا حصّہ ہے، لیکن فی زمانہ جہاں بچوں کی تعلیمی ضروریات اور سماجی، نفسیاتی اور اخلاقی تربیت کے تقاضوں سے ہم آہنگ ادب کی کمی ہے، وہاں سائنسی موضوعات بالخصوص توجہ سے محروم ہیں۔ شاید اسی ضرورت کے پیشِ نظر مصنفہ نے سائنسی ادب کو اپنا موضوع بنایا ہے۔

زیرِنظر کتاب ۱۱ کہانیوں اور افسانوں پر مشتمل ہے۔ یہ کہانیاں اس سے پہلے اُردو سائنس میگزین اور دیگر رسائل میں شائع ہوچکی ہیں۔ سائنسی کہانیوں کا بنیادی مقصد سائنس اور ٹکنالوجی کے بارے میں معلومات دینے کے ساتھ ساتھ مستقبل میں سائنسی دریافتوں اور ایجادات کے امکانات کے خواب دکھا کر بچوں کے ذوقِ تجسس کو پروان چڑھانا ہے۔ دیباچے میں درست لکھا گیا ہے کہ ''جب تک تخیلاتی دنیا میں تسخیرِ کائنات کو بیان نہیں کیا جائے گا، عملی دنیا میں اس کا ذوق پیدا

نہیں کیا جاسکتا‘‘۔(ص ۷)

مصنفہ نے مفید سائنسی معلومات کو پُرتجسس، عام فہم، رواں دواں اور دل چسپ انداز میں پیش کر کے قابلِ قدر کاوش کی ہے۔ کہانیوں میں ادبی محاسن کے ساتھ ساتھ سماجی اور اَخلاقی اقدار کا بھی بطورِ خاص خیال رکھا گیا ہے۔ تاہم، حیرت کی بات یہ ہے کہ پاکستانی بچوں کے لیے لکھی گئی ان کہانیوں کے کردار اور ماحول، ترقی یافتہ ممالک سے مستعار لیے گئے ہیں اور وہ بھی طبقہ اشرافیہ کے، جس سے یہ تاثر اُبھرتا ہے کہ شاید سائنسی انکشافات ترقی یافتہ ممالک کے متمول خاندانوں کے بچوں کے چونچلے ہیں جن کا پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک کا عام بچہ متحمل نہیں ہوسکتا۔(حمید اللہ خٹک)

انتظار (افسانوں کا مجموعہ)، نجمہ ثاقب۔ ناشر: ادبیات، رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۳۷۲۳۲۷۸۸-۰۴۲۔ صفحات: ۱۶۰۔ قیمت: ۲۷۵ روپے۔

ادب، دل و دماغ کو متاثر کر کے نئی طرز پر استوار کرنے کا نام ہے۔ جو ادب دل و دماغ کی اصلاح کا کام کرے، نیکی اور خیر کے جذبات کو فروغ دے اور پروان چڑھائے وہی اعلیٰ اور تعمیری ادب ہے۔ صرف معاش اور جذبات وخیالات کی تسکین، آسودگی اور انگیخت کے لیے تخلیق کیا جانے والا ادب تعمیری اور اعلیٰ ادب قرار نہیں پاسکتا۔

انتظار، نجمہ ثاقب کے ۱۴ افسانوں کا مجموعہ ہے۔ ہر افسانہ اپنی جگہ دل چسپی کا سامان لیے ہوئے ہے۔ بعض افسانے تقسیم برعظیم سے پہلے ہندو مسلم فسادات، بعض خالص دیہاتی ماحول و معاشرے اور بعض سماجی و معاشرتی رہن سہن میں پائی جانے والی خرابیوں کو اُجاگر کرتے نظر آتے ہیں۔

مصنفہ کا اندازِ بیان گرفت میں لے لینے والا، مربوط اور گہرائی پر مبنی ہے۔ افسانوں کے عنوانات، زبان و بیان، اسلوب، محاوروں کا استعمال، گہرے اور جان دار انداز و مشاہدے کا آئینہ دار ہے۔ آنکھوں سے کیے گئے مشاہدے کو الفاظ کا ایسا جامہ پہنایا گیا ہے کہ دل چسپی اور تجسّس آخر تک برقرار رہتا ہے اور نہ افسانہ چھوڑنے کو جی چاہتا ہے اور نہ کتاب۔ ’گیارھواں کمّی‘ ہو یا ’اُدھوری کہانی‘، ’کنگن‘ ہو یا ’ابابیلیں‘، تمام کہانیاں فنی و تکنیکی اعتبار سے عمدہ ہیں جن کے مطالعے سے یہ احساس ہوتا ہے کہ اچھا ادب اور تخلیق، نیکی و خیر کے جذبات کو کیسے پروان چڑھاتا ہے۔ اسلامی ادبی محاذ پر ان افسانوں کو تازہ اور خوش گوار ہوا کا جھونکا قرار دیا جاسکتا ہے۔(عمران ظہور غازی)